







کہ ایک ہی کافی سائیں گے۔ دراصل آپ کو کلیر کے شرکاءوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے۔ ان میں سے ایک کسی کالج میں پروفیسر رہے ووڈاکٹر ہیں۔ پارشا خندہ گھریلو خواتین ہیں ایک شخص ایک خراب خانے میں بار میٹر رہے۔ چاہر میں اور کچھ میری طرح مختلف دفتروں میں ملازم ہیں۔ یہ سب لوگ مجھ تکمل تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔“

”ایک حادثے کے اتنے بہت سے گواہ؟“

”جی نہیں، ہمیں سب کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پولیس کچھ لوگوں سوالات کرے گی کچھ سے نہیں لیکن وہ سب حادثے کے نقاب پر موجود ہوں گے تاکہ ضرورت پڑنے پر گواہی دے سکیں اسی لیے تو ہمیں آپ بھی ضرورت ہے، اہل منصوبے میں آپ کی شرکت ضروری ہے۔“

”آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ گورڈن مضبوط نہیں کر سکا۔“ آر بھی اور آپ کے ساتھیوں کا بھی۔ آپ کے احمقانہ منصوبے میں تم۔ میں ہرگز شرکت نہیں کروں گا۔ میں بھی کیلبر سے نفرت کرتا ہوں لیکن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آتے قتل کر دوں۔“

”میں نے تا نا نا.....“

جی ہاں سن لیا۔ قتل کا طریقہ چاہے کچھ بھی ہو اُسے قتل ہی کہا جائے۔  
اس سے بہتر تو یہ ہو گا کہ قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے بجائے ہم سب  
پولیس سے کیلر کے خلاف مدد طلب کریں۔ پولیس خود کیلر سے نمٹے۔  
اور ہماری جانیں چھوٹ مہاںیں گی۔  
مگر اس طرح تو کیلر ہم سب کے راز فاش کر دے گا اور اخبار  
کے مزے آ مہاںیں گے۔ نہیں دوست! شکریہ۔ میرا طریقہ آپ کے طریقہ  
زیادہ محفوظ اور بہتر ہے۔“

”یہ محض آپ کی خوش فہمی ہے۔“ گورڈن نے کہا: میری! اپنا ارادہ ترک کر دیجیے یہ میرا پُخلوس مشورہ ہے۔“ گورڈن دوبارہ ہو گیا۔ اس نے کتے کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور باغ سے باہر۔

”سنبے۔“ بس نے کتے کو بیچ پر بیٹھے بیٹھے کہا: اگر میں نے آپ کو قبل نہ کیا تو آپ کیا کریں گے؟“ گورڈن نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مڑکے دیکھا کہ نہیں۔

گورڈن کیلبر کو ہر مہینے پچاس ڈالر ادا کرنے پر مجبور تھا؛ کی نظر میں دوسرے ضروری اخراجات کی طرح ایک ضروری مدد کی اعتبار کر گئی تھی جیسے فلیٹ کا کرایہ، بجلی کابل اور گیس کابل وغیرہ۔ کیلبر کا وجود اپنی بیوی پامیلا سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش بھی نہیں پامیلا کو یہ علم نہیں تھا کہ ایک دہلا پتلا بیستہ قد آدمی کیلبر ہر ماہ اُس سے کن خدمات کا معاوضہ وصول کرتا ہے۔ پامیلا کو معاشیات سے نہیں تھی۔ اُس کی دنیا ادب اور مصوٰری تک محدود تھی۔ وہ قصہ

میں بھر نکلتا ہوں۔ مٹر گودھن! یہ کوئی عجوبہ منصوبہ نہیں ہے۔  
 بلس نے کہا: اور میں دھوا کرتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی شخص بچوا نہیں جائے گا  
 کیونکہ یہ واردات قتل کی واردات نہیں ہوگی بلکہ یہ ایک حادثہ ہوگا۔ ہاں اگر  
 اس منصوبے پر عمل کر کے کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہوا بھی تو وہ صرف میں  
 ہوں گا میرے سوا کوئی قانون کی گرفت میں نہیں آئے گا کیونکہ منصوبے کے  
 مطابق میں کیلبر کو اپنی گاڑی سے کپل کے ہلاک کروں گا اور یہ حادثہ اُس وقت  
 پیش آئے گا جب وہ لگے مینے ہم لوگوں سے رقبے وصول کرنے کے لیے  
 نکلے گا۔ میں نے حادثے کے وقت اور مقام کا بھی تعین کر لیا ہے۔ اُس نے  
 آہنگی سے بتایا: کیئرل اسٹریٹ کے چوبیسویں پر آدمی رات سے کچھ پہلے۔  
 اب آپ کو احساس ہوا کہ میں آپ سب کے لیے کتنی بڑی قربانی دے رہا ہوں؟  
 ”شاید آپ کا خیال یہ ہے کہ پولیس والوں کی کھوپڑیوں میں بھیجا  
 نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ غلط قسم کی کتابیں پڑھنے کے عادی  
 ہے ہیں۔ میں آپ سے کہوں گا کہ مٹر! کسی خوش فہمی میں نہ رہیے گا قتل  
 ہمیشہ منکشف ہوتا ہے اور قاتل ہمیشہ پھڑے جاتے ہیں۔ چاہے قتل کی  
 واردات کا نام حادثہ ہی کیوں نہ ہو۔“

”یہ ایک بالکل مختلف معاملہ ہے مگر گرڈن! سمجھنے کی کوشش کیجئے۔  
بس نے کہا: اس واردات کے کئی گراہ موجود ہوں گے۔“  
”گراہ؟“

”جی ہاں اس واردات کے بہت سے گواہ موقع پر موجود ہوں گے اور ان کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ہم سے ہم پولیس اس تعلق سے واقف نہیں ہو سکتی۔ تمام معنی گواہ حادثے کے بارے میں پولیس کو ایک ہی کہانی سنائیں گے اور سب کی گواہیوں کا خلاصہ یہ ہوگا کہ اس حادثے میں سارا تصور مرنے والے کا خنجر کار ڈرائیور کی کوئی غلطی نہیں تھی۔“

گورڈن اچانک کھڑا ہو گیا۔ بس کیسے جناب! میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔ میں مارا جا ہوں۔“

بھٹا لیا۔ ”پتلے میری لپوری بات سن لیجیے میسرے گواہ ہوں میں آپ بھی ناپل ہوں گے۔ کیا آپ منصوبے کی تہہ تک نہیں پہنچے؟ اس منصوبے کی تہہ تم خوب سمجھتی گواہ ہوں کی تعداد اور حقیقت میں لپوشیدہ ہے۔ حادثے کے تمام گواہ اس شہر کے معززین ہوں گے قابل احترام شہری۔ وہ سب پولیس

لٹائشوں میں باقی تھی، کتابوں کی انجمنوں کی رکن تھی اور ایک ٹینیس وکس گاہ میں تاریخ کا ایک نصاب عمل کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ وہ روزانہ اپنے دو بچوں کو چل تھامنے کے لیے بھی لے جاتی تھی۔ گورڈن کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی اور اس کی گھر میں زندگی نہایت پرسکون تھی۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ کیلبر اس کی بیوی کو اس کی گزشتہ نفرت کی گندی کمانی مانے اور اس کی بیوی ایک غیر روک کے ساتھ اس کی شرمناک تصویریں دیکھے۔ یہ خیال ہی اسے وہشت زدہ کر دیتا تھا۔ وہ اپنے گھر کا سکون نہ بھلا ہونے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ کیلبر کو ہر مہینے پابندی سے اس کی خاموشی با معاضدہ کر دیتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کیلبر ایک با اصول بلیک ملیر ہے۔ جب تک وہ اسے رقم ادا کرتا ہے گا کیلبر اس کے راز کی پوری حفاظت کرے گا۔

جمرات کی رات اس کے گھر کے ٹیل فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف سے تھا: ہیلو سر گورڈن! آپ مجھے بھول تو نہیں گئے؟  
 ”جی نہیں، گورڈن نے تلخی سے کہا: آپ بھلا بھولنے کی چیز ہیں۔“  
 ”کل رات آپ کو کوئی مصروفیت تو نہیں ہے؟“  
 ”میری مصروفیت سے آپ کو کیا دلچسپی؟“

”ہم لوگ کل رات ساڑھے گیارہ بجے کیڑل اسٹریٹ پر جمع ہوئے۔ کیا خیال ہے آپ آئیں گے؟ ممکن ہے وہاں آپ کو ایک دلچسپ مرد دیکھنے کا موقع مل جائے۔“

”آپ.... آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ ترغیب آواز میں بولا۔  
 ”میں تنہا نہیں ہوں۔ اپنے مشترک دشمن کے خلاف ہم سب متحد ہیں۔  
 ”ہے آپ کی گواہی کی ضرورت پیش نہ آئے لیکن آپ کی موجودی ہمارے حقیت کا باعث ہوگی۔“

”میں چھرتا ہوں میرے الفاظ لکھ لیجیے سٹر بلس! کوئی شخص قتل کر رہا ہے۔ آزاد نہیں رہ سکتا۔ ایک نہ ایک دن ضرور پکڑا جائے گا۔“  
 ”اگر ہم ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے تو کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔“  
 ”میں کہہ چکا ہوں کہ کم سے کم میں ہرگز آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔  
 ”غصیے۔ گورڈن نے غصے سے ٹیلی فون بند کر دیا۔

دوسری رات کیلبر کے آنے کی تاریخ تھی۔ گورڈن بہت بڑکاس اس کا رونا کر رہا تھا۔ پانچ سال میں یہ پہلا موقع تھا کہ کیلبر مقررہ تاریخ کو ہتھ نہیں آیا۔ گورڈن رات بھر بے چین رہا۔ صبح اٹھتے ہی اس نے سب سے اخبار پر نظر ڈالی اور آخر اندرونی صفحات میں اسے ایک چھوٹی سی خبر نظر آئی۔  
 ”ٹریفک کے حادثے میں ایک شخص ہلاک۔“

کیلبر نامی ایک ساڑھے سالہ شخص کل رات ایک کار سے کچل کے ہلاک ہو چکا تھا۔ کیلبر اسٹریٹ پر پشیش آیا۔ پولیس نے کار ڈرائیور سٹر بلس کو

معمولی پوچھ کچھ کے بعد سزا کر دیا کیونکہ چار مہینے گزرا ہوں کے بیانات کے مطابق متوفی ایماک کار کے سامنے آگیا تھا۔ کار اس وقت ایک موٹر پمپ گھوم رہی تھی۔ گورڈن پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے اور ایک انسان اتنی آسانی سے قتل کیا جاسکتا ہے۔ اسے کیلبر کی موت پر کوئی مسرت نہیں ہوئی۔ وہ اپنی جذباتی کیفیت سمجھنے سے خود قاصر تھا۔ اس نے خبر کا تراشا کاٹ کے اپنی دوا زیں ڈال دیں۔ پورے سات روز تک اس نے تراشا دوبارہ نہیں دیکھا۔ اسے وہ خبر دوبارہ پڑھنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ وہ پورے ہفتے اسی کے متعلق سوچتا رہا تھا۔ سوچتے سوچتے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اسے ایک ترتیب پس سے ضرور ملاقات کرنی پڑے گی ورنہ اس کی نیند ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔

اس نے ڈائریکٹری میں بلس کا فون نمبر تلاش کیا اور اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ بلس پہلے تو ملاقات کرنے کے لیے رضامند معلوم نہیں ہوا تھا لیکن پھر اس نے گورڈن کے اصرار پر چند روز بعد کچھ وقت نکالنے کا وعدہ کیا اور ایک شراب خانے میں ملاقات کا دن مقرر کر دیا۔

گورڈن مقررہ روز شراب خانے پہنچ گیا۔ بلس باہری اس کے انتظار کر رہا تھا۔ آج وہ پہلے کی نسبت کچھ بدلا ہوا نظر آ رہا تھا، پرسکون اور پُر اعتماد شام کے چھ بجے تھے۔ شراب خانے میں صرف گنتی کے چند گاہک موجود تھے۔ گورڈن اور بلس کاؤنٹر کے ایک کونے میں اسٹولوں پر بیٹھ گئے۔ ہارٹینڈر نے ان کے سامنے میز کے دو گلاس رکھ دیے۔ پھر ہارٹینڈر ان کے سامنے سے ہٹ گیا تو بلس نے گفتگو شروع کی: ”آپ نے اخبارات میں وہ خبر پڑھ لی ہوگی سٹر گورڈن؟“ گورڈن نے اثبات میں سر ہلایا۔  
 ”بلس نے کہا: اس خبر سے آپ کو بہت سکون محسوس ہوا ہوگا۔ کیوں؟ اب کوئی بلیک میل آپ کی حسیب پر ڈاکا ڈالنے نہیں آئے گا۔ اب آپ محفوظ ہیں۔ یہ سمجھ لیجیے کہ آپ کی تنخواہ میں پچاس ڈالر کا اضافہ ہو گیا ہے۔ بلس مسکرایا: ”میں اس شخص کو اتنی مدت سے رقم ادا کر رہا تھا کہ اب ایسا لگتا ہے جیسے پچاس ڈالر رشک پر پڑے ہوئے ملے ہوں۔“

گورڈن نے خبر کے الفاظ ذہن میں ڈھرتے ہوئے پوچھا: وہ چار گواہ کیا وہ سب؟

”ہاں۔ بلس نے اس کا مطلب بھانپ کے جواب دیا: ”میں نے آپ کے پہلے ہی کہا تھا کہ میرا منصوبہ قطعی عمل اور جامع ہے۔ پولیس والوں نے صرف چار گواہوں کے بیانات لیے حالانکہ دہاں دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔“  
 ”آپ اور آپ کے ساتھی سب آپ بہت چالاک لوگ ہیں۔“  
 ”درست ہے۔ اتنے بہت سے گواہوں کو کرن بھٹکا سکتا ہے۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس منصوبے پر عمل کرنا بے حد آسان ثابت ہوگا۔“

”فرض کیجیے کہ اگر آپ کے کسی ساتھی نے سچ بولنے کا فیصلہ کر لیا تو کیا ہوگا؟“



ابھک تو لیے کے نیچے سے اشاریہ پتیلیس بڑے دیواروں کی نال  
نظر آئی۔ گورڈن نے چونک کر بارنڈر کی طرف دیکھا۔ اس کے ذہن میں ایک  
بجلی کوندی سے لپٹا ہوا یاہ بلس نے بتایا تھا کہ کیلر کے شکاروں میں ایک  
بارنڈر بھی شامل ہے۔ گورڈن نے فوراً دیواروں کی نال اپنے سینے میں جھپتی  
ہوئی عکسوں کا اردو دونوں ہاتھوں سے اسے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔  
بلس اچھل کے اسٹول سے کود گیا۔ دوسرے ہی لمحے خراب خانہ گولی کی آواز  
سے گرنج اٹھا۔ گولی کی آواز اتنی بلند تھی کہ گورڈن کے آخری خیالات انہی  
میں ڈوب گئے۔



پولیس انسپرنے بارنڈر سے پوچھا: یہ واقعہ کس طرح پیش آیا تھا؟  
”ان سے پوچھ لیجئے جناب! بارنڈر نے جواب دیا اور اپنے گلاب  
میں بیڑا ڈھکیں۔ میرے اعصاب ابھی تک کشیدہ ہیں میرا دماغ کام نہیں  
کر رہا ہے۔ یہ بیڑا میرے اعصاب پر سکون کرے گی۔“  
”ضرور۔ تمہارا بیان بعد میں لے لیا جائے گا۔ پولیس انسپرنے ایک  
مینی گواہ کو دیکھا: آپ کا کیا نام ہے سُر؟“  
”والٹن! میں ٹیل فون کمپنی میں ملازم ہوں۔“  
”اد آپ کا نام خاتون؟“

”مسر جیسٹر۔ میں شادی شدہ ہوں کچھ سالان فریٹنے کے لیے اس  
طرف آئی تھی اور یہاں بیٹھ کے سستا رہی تھی۔“  
”اد میں ڈاکٹر ایڈم ہوں۔ ادھیڑ عمر کے ایک آدمی نے جواب د  
”پولی کلینک میں ملازم۔“

”یہ شخص میرے بالکل قریب بیٹھا ہوا تھا۔ بلس نے فرش پر پڑ  
ہوئی لاش کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے اچانک اپنی جیب سے دیواروں کا  
توڑیں دس فٹ اچھل گیا۔ اس نے میری طرف دیواروں کا نشان کے کنارے  
چاپ مادی رزم میرے بھولے کر دو۔“  
بارنڈر نے بیڑا گلاس خالی کرتے ہوئے کہا: ”میرے معلوم نہیں  
دفعۃً کیا ہوا۔ میں نے فوراً اس کا دیواروں پر پڑا اور اسے چھیننے کی کوشش  
کرنے لگا۔ اسی کوشش میں گولی چل گئی۔“  
”درست ہے۔ یہ واقعہ اسی طرح پیش آیا تھا۔ والٹن۔“  
تصدیق کی۔

”میں بھی تائید کرتا ہوں۔ میں اتفاق سے اس وقت کاؤنٹر  
طرف دیکھ رہا تھا۔ ڈاکٹر ایڈم نے لغز دیا۔ دوسرے گراہوں نے  
اشارات میں سر ہلائے۔  
ایک گھنٹے کے اندر اندر پولیس ہرنصب ڈاکو کی لاش ا  
لے گئی اور تمام مینی گواہوں کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔ وہ  
بلیوہ علیحدہ راستوں سے اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ (

”ناممکن ہے۔ ہمارا کوئی ساتھی مرتے وقت تک زبان نہیں کھولے  
گا کیونکہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔“  
”واہ! وجہ کیوں نہیں ہے۔ کسی کا ضمیر کسی وقت بھی لئے سپح  
بولنے کے لیے مجبور کر سکتا ہے۔“

”کیا کیلر کے ضمیر نے کبھی اسے ملامت کی تھی؟“  
”لیکن کیلر قاتل نہیں تھا۔“

”وہ ایک قاتل سے زیادہ بدتر عزم تھا۔“  
”شاید آپ کا خیال یہ ہو کہ اس حادثے کے جتنے زیادہ گواہ ہوں گے  
آپ اتنے ہی محفوظ رہیں گے؟ لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ جتنے زیادہ  
لوگ اس راز میں شریک ہوں گے راز افشا ہونے کا اتنا ہی امکان ہوگا۔“  
”جہاں نے اپنے ساتھیوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آپ آخر ہمارا  
نقطہ نظر سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟“

”میں صرف یہ سمجھ رہا ہوں کہ آپ نے ایک انسان کو قتل کیا ہے۔  
یہ واقعہ میرے لیے سوبان روح ہو گیا ہے۔ میں ایک جھپٹے سے اچھی طرح سو  
نہیں سکا ہوں اور جب تک میرے ضمیر پر یہ بوجھ ہے گا میں گہری نیند نہیں  
سو سکتا گا۔“

”دوست! اگر آپ کے ذہن میں کوئی غلط خیال بیٹھ گیا ہے تو...“  
”خیال غلط ہو یا صحیح یہ حقیقت ہے کہ میں پورے جھپٹے اس واقعے کے  
سوا کچھ نہیں سوچ سکتا۔“

”آپ کا ذہنی توازن درست معلوم نہیں ہوتا۔ بلس نے کہا: ہم نے  
آپ پر بہت بڑا احسان کیا ہے ہم نے آپ کو ایک اذیت ناک عیبت  
سے نکالا ہے۔ تمہارے بچا ہوا ہے اور آپ کی رزم بچوانی ہے اور آپ اس حال  
کا یہ بدلہ دینا چاہتے ہیں کہ ایک تھکر کیڑے کی زندگی کے عرض ہم سب کو  
پھانسی لگوادیں؟“

”میں نے آپ کے کب کا تھا کہ آپ اسے قتل کر دیجیے نہ میں نے آپ  
لوگوں سے کیلر کے خلاف مدد کی درخواست کی تھی۔ جذبات کی شدت سے  
گورڈن کی انگلیاں کانپنے لگیں۔ اس نے بیڑا گلاس کا ڈشپر کھدایا اور تھیلوں  
مضبوطی سے بند کر لیں۔ معاف کیجیے گا، مجھ پر آپ نے کوئی احسان نہیں کیا۔  
آپ نے ایک جرم کیا ہے اور میں یہ جرم نہ واقعہ کبھی نہیں بھول سکوں گا۔ میرا  
ضمیر مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔“

”تم احمق ہو بے وقوف ہو۔ بلس نے اُداس سے کہا اور بارنڈر کو قریب  
آنے کا اشارہ کیا: ہمارے لیے بیڑے کے دو گلاس اور لاؤ۔“

بارنڈر اُن کے بالکل قریب آگیا۔ اس کے ایک ہاتھ پر کٹھنی تک  
تولیا لپٹا ہوا تھا۔ اس نے بلس کی طرف دیکھا: کیا کوئی گڑبڑ ہے؟  
بلس نے تاسف سے گورڈن کی طرف دیکھا اور اذیت میں سر ہلایا۔  
”ہاں لیکن بہت معمولی گڑبڑ ہے۔ ہم مل کر اسے دور کر سکتے ہیں۔“